از عدالت عظمیٰ

ایس چناپاریڈی ودیگراں

بنام

سٹیٹ آف آندھرا پردیش ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 16 جنوری 1996

[اے۔ ایم۔ احمدی، چیف جسٹس اور ایس۔ پی۔ بھروچا، جسٹس]

قانونِ ملازمت–آندھرا پردیش اسٹیٹ اینڈ سب آرڈینیٹ سروس رولز، 1965– پبلک ہیلتھ اینڈ میونسپل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ آف اسٹیٹ–اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر کے عہدے میں سنیارٹی–ریاستی حکومت نے اس عدالت کی طرف سے پہلے جاری کردہ ہدایات کے مطابق سنیارٹی فہرست تیار کرنے کی ہدایت کی۔

حکومت آندھرا پردیش کے پبلک ہیلتھ اینڈ میونسپل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ میں، 18.8.1970 سے پہلے، جونیئر انجینئر کے عہدے کو براہ راست بھرتی کے ذریعے اور جب بھی آسامیاں دستیاب ہوتی تھیں، سپروائزر کو جونیئر انجینئر کے طور پر دوبارہ نامزد کرکے دائر کیا جاتا تھا۔ ریاستی حکومت نے GOM نمبر 682 مورخہ 18.8.1970 کے ذریعے جونیئر انجینئرز کی براہ راست بھرتی پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد، آندھرا پردیش اسٹیٹ اینڈ سب آرڈینیٹ سروس رولز، 1965 کے رول 10 (1) (اے) (آئی) کے ذریعے دیے گئے ہنگامی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، ریاستی حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر عارضی ایڈہاک تقرریاں کیں لیکن ریاستی پبلک سروس کمیشن کے انتخاب کے بعد نہیں، جو کہ باقاعدہ تقرری کا مقرر کردہ طریقہ تھا۔ 1975 میں، ریاستی حکومت نے ان عارضی اور ایڈہاک تقرریوں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے مقصد سے ایک خصوصی اہلیت امتحان کا انعقاد کیا۔ یہ ان تقرریوں کے لیے کھلا تھا جنہوں نے 1.1.1973 تک دو سال مسلسل خدمات انجام دی تھیں، امتحان دینے کے لیے اور اہل ہونے والوں کو سنیارٹی میں ان

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لوگوں سے نیچے رکھا گیا تھا جنہیں 18.8.1970 سے پہلے باقاعدگی سے جونیئر انجینئر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ 1976 میں براہ راست بھرتی پر پابندی ختم کر دی گئی اور اس کے مطابق 1978 اور مارچ 1979 کے درمیان انتخاب پر کارروائی کی گئی۔ 14.9.1979 پر، ریاستی حکومت نے دو احکامات جاری کیے جس میں ہدایت کی گئی کہ براہ راست بھرتی کے ذریعے مقرر کردہ تمام عارضی تقرریوں اور 9.8.1979 کے مطابق خدمت میں جاری رہنے والوں کی خدمات کو کسی تحریری یا زبانی امتحان کے تابع کیے بغیر باقاعدہ بنایا جائے گا۔ سال 1978-79 کے براہ راست بھرتیوں نے احکامات کو چیلنج کیا لیکن ٹریبونل نے اس چیلنج کو خارج کر دیا۔ حکم کے خلاف دائر اپیل کو بھی خارج کر دیا گیا لیکن عدالت نے فیصلے میں کچھ ہدایات دیں، آئی جے دیواکر و دیگراں بنام گورنمنٹ آف آندھرا پردیش و دیگراں، [1982] 3 ایس سی سی 341۔ 1978 میں منتخب کردہ براہ راست بھرتیوں کو مقرر کیا گیا اور سنیارٹی دی گئی۔ ریاستی حکومت نے ان کی سنیارٹی ان عارضی تقرریوں سے زیادہ مقرر کی جن کی خدمات کو باقاعدہ بنایا گیا تھا یا کیا جا رہا تھا۔ ریاستی حکومت کے اس حکم کو ان عارضی تقرریوں نے چیلنج کیا تھا جنہیں باقاعدہ بنایا گیا تھا۔ چیلنج کو برقرار رکھا گیا۔ براہ راست بھرتی، سال 1978-79 نے خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی۔

اس عدالت نے جی ایس وینکٹ ریڈی و دیگراں بنام حکومت آندھرا پردیش و دیگراں، [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 425 میں ہدایت دی کہ خصوصی قابلیت کا امتحان پاس کرنے کے بعد خدمت میں داخل ہونے والے امیدوار ان کامیاب امیدواروں کے انتخاب سے پہلے باقاعدگی سے مقرر کردہ امیدواروں کے فوراً بعد درجہ بندی کریں گے اور ان SQT امیدواروں کے آگے ان لوگوں کی درجہ بندی کریں گے جو دیواکر مقدمے میں اس عدالت کی ہدایت کے تحت چل رہے تھے۔ اس فیصلے کے مطابق سنیارٹی کی کوئی فہرست تیار نہ ہونے کی وجہ سے اپیل گزاروں نے ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی۔ اس کے بعد، ریاستی حکومت نے ایک عارضی سنیارٹی فہرست جاری کی جس میں منتخب کردہ براہ راست بھرتیوں کو براہ راست بھرتی کے ذریعے مقرر کردہ عارضی ایڈہاک تقرریوں کے اوپر رکھا گیا اور 9.8.1979 پر جاری رکھا گیا۔ تاہم، ٹریبونل کے سامنے یہ کہا گیا تھا کہ 'بنیادی اور ضروری مواد' کے بغیر تجویز کردہ عارضی سنیارٹی فہرست کی تیاری کے ساتھ آگے بڑھنا مناسب نہیں ہوگا۔ ٹریبونل نے ریکارڈ پر رکھے گئے مواد سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ریاستی حکومت، بظاہر 'وینکٹ ریڈی کے معاملے اور دیواکر کے معاملے میں عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کو یکجا کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہی تھی؛ اس لیے، اس نے ہدایت کی کہ وہ مواد جو 'بنیادی اور ضروری

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

'تھا، اس کے سامنے رکھا جائے، 'سنیارٹی فہرست تیار کرنے کے لیے ایک مشق شروع کرنے کے لیے '۔ ایک عبوری حکم جاری کیا گیا کہ دیواکر کے معاملے میں دی گئی رعایت کی بنیاد پر 1984 میں مقرر کیے گئے افراد کو ان افراد سے بالاتر نہیں رکھا گیا جو پہلے سے ہی احکامات کی تنظیم کو ظاہر کرنے والی فہرست میں تھے یا خصوصی امتحان وغیرہ کے مطابق مقرر کیے گئے تھے۔ ان احکامات کو ان اپیلوں میں چیلنج کیا گیا تھا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل اسی پر پہنچ چکا تھا۔ وینکٹ ریڈی کے مقدمے میں فیصلہ، دیواکر کے مقدمے کا نوٹس لینے کے بعد تین ججوں کی بنچ نے دیا، جس میں ہدایت کی گئی کہ دیواکر کے کیس کے زیر انتظام لوگوں کو کہاں رکھا جائے۔ لہذا، سمتوں میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو مشکل کا باعث بن سکے اور نہ ہی دیواکر کے معاملے کے ساتھ 'صلح' کا کوئی سوال تھا۔ ٹریبونل کی طرف سے ریاستی حکومت کو سنیارٹی فہرست تیار کرنے کی مشق شروع کرنے کے قابل بنانے کے لیے بنیادی اور ضروری 'مواد' پیش کرنے کی ہدایات کا کوئی جواز نہیں تھا، اور نہ ہی اس ہدایت کے لیے کہ سنیارٹی فہرست تیار کرنے میں جن متعین حدود پر عمل کیا جائے وہ ریاستی حکومت کے ذریعے صدارتی احکامات، عام اور خصوصی قواعد، وینکٹ ریڈی کے معاملے و دیگر فیصلوں کے علاوہ عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کا جائزہ لینے کے بعد طے کیا جائے۔

1.2. ریاستی حکومت کو سنیارٹی فہرست کا جائزہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی جو اس نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تیار کی تھی کہ وہ وینکٹ ریڈی کے معاملے میں دی گئی ہدایات کے ساتھ سختی سے مطابقت رکھتی ہے۔ اگر ضروری ہو تو ٹریبونل اس فیصلے کے مطابق احکامات جاری کر سکتا ہے۔

جی ایس وینکٹ ریڈی و دیگران بنام حکومت اے پی و دیگران، [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 425 اور آئی جے دیواکر و دیگران بنام حکومت آندھرا پردیش و دیگر، [1982] 3 ایس سی سی 341، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر۔ 1809-12، سال 1996۔

آندھرا پردیش اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے O. A. نمبر 5306/93 اور 812، سال 1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے ڈی ڈی ٹھاکر اور وویک گمبھیر۔

جواب دہندگان کے لیے کے مادھو ریڈی، جی پربھاکر اور ایس بالا سبرامنیم۔

عدالت کا فیصلہ بھاروچا، جسٹس کی طرف سے دیا گیا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 8 مارچ اور 13 اپریل 1994 کے دو احکامات پر اعتراض کرتی ہیں۔ان کا تعلق حکومت آندھرا پردیش کے محکمہ صحت عامہ اور میونسپل انجینئرنگ میں اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر، جسے پہلے جونیئر انجینئر کہا جاتا تھا، کے عہدے میں سنیارٹی سے ہے۔

18 اگست، 1970 سے پہلے، جونیئر انجینئر کے عہدے کو براہ راست بھرتی اور سپروائزرز کو جونیئر انجینئرز کے طور پر دوبارہ مرتب کرکے پر کیا جاتا تھا، جب بھی خالی آسامیاں دستیاب ہوتی تھیں، ان کے گریجویٹ بننے پر۔

ریاستی حکومت نے GOM نمبر 682 مورخہ 18 اگست 1970 کے ذریعے جونیئر انجینئرز کی براہ راست بھرتی پر پابندی لگادی۔اس کے بعد، آندھرا پردیش ریاست کے قاعدہ 10(1)(اے)(آئی) اور ماتحت سروس قوائد، 1965 کے ذریعے دیے گئے ہنگامی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، ریاستی حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر جونیئر انجینئرز کی عارضی اور ایڈہاک تقرریاں کیں۔اس طرح کی تقرری ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انتخاب کے بعد نہیں کی گئی تھی، جو کہ باقاعدہ تقرری کا مقرر کردہ طریقہ تھا۔1975 میں، ان عارضی اور ایڈہاک تقرریوں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے، ریاستی حکومت نے ایک خصوصی اہلیت ٹیسٹ (SQT) کا انعقاد کیا۔یہ ان عارضی ایڈہاک تقرریوں کے لیے کھلا تھا جنہوں نے SQT لینے کے لیے یکم جنوری 1973 تک دو سال مسلسل خدمات انجام دی تھیں۔اہل ہونے والوں کو سنیارٹی میں ان لوگوں سے نیچے درجہ دیا گیا تھا جنہیں 18 اگست 1970 سے پہلے باقاعدگی سے جونیئر انجینئر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔

1976 میں ریاستی حکومت نے جونیئر انجینئرز کی براہ راست بھرتی پر پابندی ختم کردی اور جونیئر انجینئر کے عہدے پر ریاستی پبلک سروس کمیشن کے بذریعے براہ راست بھرتی کا سہارا لیا گیا۔اس کے مطابق، 1978 اور مارچ 1979 کے درمیان انتخاب پر کارروائی کی گئی۔ان لوگوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سلسلے میں تقرری کے احکامات جاری کیے جانے سے پہلے جن کا انتخاب کیا گیا تھا، ریاستی حکومت نے 14 ستمبر 1979 کو دو احکامات جاری کیے، جو GOM نمبر 646 اور 647 تھے۔ سابقہ کے تحت، ریاستی حکومت نے ہدایت دی کہ براہ راست بھرتی کے ذریعے مقرر کردہ تمام عارضی تقرریوں اور 9 اگست 1979 تک خدمت میں جاری رہنے والوں کی خدمات کو کسی تحریری یا زبانی امتحان کے تابع کیے بغیر باقاعدہ بنایا جائے گا۔ GOMs نمبر 647 کے تحت، ریاستی حکومت نے باقاعدگی کے احکامات جاری کیے، اس طرح:

" (i) ان تمام عارضی سرکاری ملازمین کی خدمات جنہیں کسی بھی زمرے یا عہدے پر براہ راست بھرتی کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا اور جو 9 اگست 1979 تک خدمات انجام دے رہے ہیں، انہیں تحریری یا زبانی امتحان کے تابع کیے بغیر باقاعدہ کیا جانا چاہیے۔

(ii) سیکرٹریٹ میں محکموں کے سربراہوں اور جونیئر اسسٹنٹ، ٹائپسٹ اور اسٹینو ٹائپسٹ کے دفاتر میں ایل ڈی سی، ٹائپسٹ اور اسٹینو ٹائپسٹ کے علاوہ تمام زمروں کے تمام عارضی ملازمین کی خدمات کو متعلقہ یونٹ میں اس زمرے میں آخری باقاعدہ تقرری کی تاریخ کے بعد کی اگلی تاریخ سے یا عارضی تقرری کی تاریخ، جو بھی بعد میں ہو، باقاعدہ کیا جانا چاہیے۔

سال 1978-79 کے براہ راست بھرتیوں نے آندھرا پردیش اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ایک پٹیشن میں GOM نمبر 646 اور 647 کو چیلنج کیا۔ ٹریبونل نے چیلنج کو خارج کر دیا۔ اس عدالت سے اپیل میں رجوع کیا گیا تھا۔ اپیل خارج کر دی گئی، لیکن کچھ ہدایات دی گئیں۔ فیصلہ آئی جے دیواکر و دیگراں بنام حکومت آندھرا پردیش و دیگر، [1982] 3 ایس سی سی 341 ہے۔ 1978 میں منتخب ہونے والے براہ راست بھرتیوں کو مقرر کیا گیا اور دیواکر کے معاملے میں ہدایت کے مطابق سنیارٹی دی گئی۔ 17 جولائی 1987 کو ریاستی حکومت نے ہدایت دی کہ سال کے براہ راست بھرتیوں کی سنیارٹی ان عارضی تقرریوں سے اوپر مقرر کی جائے جن کی خدمات GOM نمبر 647 کے تحت باقاعدہ کی جا رہی ہیں۔

ریاستی حکومت کے 17 جولائی 1987 کے حکم کو ان عارضی تقرریوں نے چیلنج کیا تھا جنہیں GOMs نمبر 647 کے تحت باقاعدہ بنایا گیا تھا اور چیلنج کو برقرار رکھا گیا تھا۔ براہ راست بھرتی، سال 1978-79 اس کے بعد اس عدالت کے سامنے خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی۔ اس کی سماعت دیوانی اپیلوں کے ساتھ ہوئی جو عارضی ایڈہاک جونیئر انجینئرز اور سپروائزرز کے درمیان

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

سنیارٹی کے تنازعات سے متعلق تھی جنہیں دوسری طرف گریجویشن کے بعد جونیئر انجینئر نامزد کیا گیا تھا۔اس عدالت کا فیصلہ جی ایس وینکٹ ریڈی ودیگراں بنام اے پی ودیگراں کی حکومت، [1993] ضمیمہ 3 ایس سی سی 425 میں ہے، اور یہ ہم میں سے ایک نے تین فاضل ججوں کی بنچ کی جانب سے دیا تھا۔(احمدی، جسٹس، جیسا کہ وہ اس وقت تھے)۔فیصلے میں دیواکر کے مقدمے کے فیصلے سمیت کئی سابقہ فیصلوں کا ذکر کیا گیا۔فیصلے کے پیراگراف 15 میں عدالت کی ہدایات کا ایک درست خلاصہ اس طرح دیا گیا تھا:

"15. خلاصہ: وہ امیدوار جنہوں نے SQT پاس کرنے کے بعد ملازمت میں داخلہ لیا ہے وہ کامیاب SQT امیدواروں کے انتخاب سے قبل ملازمت میں داخل ہونے والے باقاعدہ طور پر مقرر کردہ امیدواروں کے فوراً بعد رینک کریں گے۔SQT کے آگے امیدوار ان لوگوں کی درجہ بندی کریں گے جو دیواکر مقدمے کے آخری پیراگراف میں اس عدالت کی ہدایت کے تحت چلتے ہیں۔اس کے بعد GOM کے تحت آنے والے امیدواروں کے درمیان سنیارٹی طے کی جائے گی۔ نمبر 647، اپ گریڈ شدہ سپروائزر اور ایس سی/ایس ٹی امیدواروں کو اس فیصلے کی روشنی میں قاعدہ 22 (ای) محدود بھرتی اسکیم کے تحت بھرتی کیا گیا۔ٹربیونل کے فیصلے اور حکم میں اس حد تک ترمیم کی جائے گی جس کا تعلق قاعدہ 22 (ای) کے تحت بھرتی کیے گئے ایس سی/ایس ٹی امیدواروں سے ہے: محدود بھرتی اسکیم۔اگر اس ترمیم کے نتیجے میں GOM نمبر 647 کے زیر انتظام امیدوار اور اپ گریڈ شدہ سپروائزر کے درمیان انٹر سی سنیارٹی کی دوبارہ ایڈجسٹمنٹ ضروری ہو جاتی ہے تو یہ اس فیصلے کی قیود میں نافذ ہوگا۔اگر ضروری ہو تو اس فیصلے سے مطابقت رکھنے والے نئے احکامات جاری کیے جا سکتے ہیں۔محدود بھرتی اسکیم کے تحت بھرتی کے حوالے سے کی گئی ترمیم کے علاوہ، ٹربیونل کے حکم کو برقرار رکھا گیا ہے۔"

وینکٹ ریڈی کے معاملے میں فیصلے کے مطابق سنیارٹی کی کوئی فہرست تیار نہیں کی گئی ہے، اپیل گزاروں نے ٹربیونل کا رخ کیا۔ٹربیونل کے سامنے اس درخواست پر، ایڈہاک عارضی تقرریوں کو ان کی درخواست پر شامل کیا گیا۔انہوں نے ٹربیونل کے سامنے ایک درخواست بھی دائر کی جس میں اپنے اوپر 1978-79 میں منتخب کردہ براہ راست بھرتیوں کی سنیارٹی میں تعیناتی پر سوال اٹھایا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

21 جنوری 1994 کو ریاستی حکومت نے ایک عارضی سنیارٹی فہرست جاری کی جس میں عارضی ایڈہاک تقرریوں کے اوپر 1978-79 میں منتخب کردہ براہ راست بھرتیوں کو رکھا گیا جو GOMs نمبر 647 کے تحت آتے تھے۔

ٹریبونل نے 3 مارچ 1994 کو ریاستی حکومت کے متعلقہ افسران سے کہا کہ وہ ان متعین حدود کی وضاحت کے لیے اس کے سامنے پیش ہوں جن پر انہوں نے سنیارٹی فہرست تیار کرنے کے لیے عمل کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

8 مارچ 1994 کو اس اپیل میں اعتراض کیے گئے دو احکامات میں سے پہلا حکم منظور کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ وکیل نے ٹریبونل کے سامنے 7 مارچ 1994 کا ایک خط پیش کیا تھا، جس میں اشارہ کیا گیا تھا کہ ریاستی حکومت نئی عارضی سنیارٹی فہرست تیار کرنے کے لیے جی ایس وینکٹ ریڈی کے معاملے میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کی بنیاد پر آگے بڑھنا چاہتی ہے۔.................. صدارتی حکم کے مضمرات، عمومی اور خصوصی قواعد اور عدالت عظمیٰ کے دیگر فیصلوں اور اس محکمے (ایس آئی سی) میں سابقہ فیصلے کے کسی بھی دوسرے فیصلے اور حکومت کی انتظامی ہدایات پر جامع انداز میں غور کیے بغیر عارضی سنیارٹی فہرست کی تیاری کے ساتھ آگے بڑھنا مناسب نہیں ہوگا جیسا کہ تجویز کردہ ہے جو مزید تنازعات کو جنم دے سکتی ہے۔" ٹریبونل نے ریاستی حکومت کو ہدایت کی کہ وہ اس مواد، عملوں کی ابتدائی تنظیم، عملے کی تعداد، اس وقت الاٹ کیے گئے افراد اور اس کے بعد پیدا ہونے والی آسامیوں کا جائزہ لینے کے بعد سنیارٹی فہرست تیار کرنے کے لیے متعین حدود تیار کرے۔

13 اپریل 1994 کو، متنازعہ احکامات میں سے دوسرا منظور کیا گیا۔ اس نے متعین حدود کے ایک بیان کا حوالہ دیا جسے ریاستی حکومت نے اپنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ ٹریبونل نے اس کے پیراگراف 13 کے ایک حصے کا حوالہ اس طرح دیا:

" موجودہ فیصلے کا خلاصہ (وینکٹ ریڈی کا معاملہ اور دیواکر کے معاملے میں ہدایت جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، ایک ساتھ نہیں جاتے ہیں۔"

ٹریبونل نے اس سے نتیجہ اخذ کیا کہ ریاستی حکومت، بظاہر، "عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کو ہم آہنگ کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہے"۔ ٹریبونل نے "سنیارٹی فہرست تیار کرنے کی مشق شروع کرنے کے لیے" اس کے سامنے رکھے جانے والے مواد، جو "بنیادی اور ضروری" تھا، کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہدایت دینا مناسب سمجھا۔اس کے بعد مطلوبہ مواد کی ایک فہرست درج کی گئی۔ایک عبوری حکم جاری کیا گیا تھا کہ "دیواکر کے معاملے میں دی گئی رعایت کی بنیاد پر 1984 میں مقرر کردہ افراد کو ان افراد سے بالاتر نہیں رکھا جاتا جو پہلے سے ہی احکامات کی تنظیم کو ظاہر کرنے والی فہرست میں ہیں یا SQT یا جی او 647 یا محدود بھرتی کے مطابق مقرر کیے گئے ہیں۔"

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل خود حد سے تجاوز کر گیا ہے۔وینکٹ ریڈی کے معاملے میں فیصلہ تین فاضل ججوں کی بنچ نے دیواکر کے معاملے کا نوٹس لینے کے بعد دیا۔وینکٹ ریڈی کے معاملے میں دی گئی ہدایات سے پتہ چلتا ہے کہ دیواکر کے معاملے کے زیر انتظام لوگوں کو کہاں رکھا جانا ہے۔لہذا، سمتوں میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو مشکل کا باعث بن سکے اور نہ ہی دیواکر کے معاملے کے ساتھ "صلح" کا کوئی سوال ہے۔ ہمیں ٹریبونل کی طرف سے ریاستی حکومت کو سنیارٹی فہرست تیار کرنے کی مشق شروع کرنے کے لیے "بنیادی اور ضروری" مواد پیش کرنے کی ہدایات کا کوئی جواز نہیں ملتا، اور نہ ہی اس سے پہلے کی ہدایت کے لیے کہ سنیارٹی فہرست تیار کرنے میں جن متعین حدود پر عمل کیا جائے وہ ریاستی حکومت کے ذریعے صدارتی احکامات، عام اور خصوصی قواعد، وینکٹ ریڈی کے معاملے اور دیگر فیصلوں کے علاوہ عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کا جائزہ لینے کے بعد طے کیا جائے۔

آندھرا پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 8 مارچ اور 13 اپریل 1994 کے احکامات، اسی کے مطابق، کالعدم قرار دیے گئے ہیں اور خارج کر دیے گئے ہیں۔ریاستی حکومت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سنیارٹی فہرست کا جائزہ لے جو اس نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تیار کی ہے کہ وہ وینکٹ ریڈی کے معاملے میں دی گئی ہدایات کے ساتھ سختی سے مطابقت رکھتی ہے اور اس کا خلاصہ پیراگراف 15 میں دیا گیا ہے۔یہ سنیارٹی فہرست، اس طرح کے جائزے کے بعد، ٹریبونل کے سامنے رکھی جائے گی، جو صرف اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اس کی جانچ کرے گی کہ یہ وینکٹ ریڈی کے معاملے میں موجود ہدایات کے مطابق ہے۔اس سلسلے میں اس کے پاس واحد صوابدید یہ ہے کہ وینکٹ ریڈی کے معاملے کے پیراگراف 15 میں اشارہ کیا گیا ہے، یعنی اگر ضروری ہو تو وہ اس فیصلے کے مطابق احکامات جاری کر سکتا ہے۔ٹریبونل کے سامنے زیر التواء درخواستوں کو بھی وینکٹ ریڈی کے معاملے میں فیصلے کی روشنی میں نمٹا دیا جائے گا۔

اسی کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document